نعت سرور اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتا ہوں اس دلیل سے میں جان کائنات
ذات نبیؐ ہے مرکز احسان کائنات

اچھا برا بھی سمجھو عزیزان کائنات
جو یہ سمجھ گیا وہ ہے انسان کائنات

پتھر نے پڑھ کے کلمۂ محبوب کبریا
بتلا دیا زمانے کو رجحان کائنات

جس کو نہیں ہے رحمت عالم کا اعتراف
کہنا بجا ہے ایسے کو نادان کائنات

دنیا ہے بے شعور تو سورج کی کیا خطا
اپنا نبیؐ ہے نیر تابان کائنات

سچ ہے کہ اس کو دولت کونین مل گئی
ہاتھ آیا جس کے دامن سلطان کائنات

امکان مصطفےٰؐ ہے پرے کائنات کے
اور کائنات تک ہی ہے امکان کائنات

خوشبو پسندِ خاطرِ اقدس ہے اس لیئے
لاکھوں ہیں اس زمیں پہ گلستان کائنات

قدموں پہ رکھ کے دولت دارین چشم و دل
ہاتھوں میں لے لو دامن سلطان کائنات

بولے ملک متاع تولا کو دیکھ کر
محشر میں خوب لائے ہو سامان کائنات

ہے کائنات بہر غلامان مصطفےٰؐ
بدبخت ہیں اسیفؔ غلامان کائنات

مشہد رضا علیہ السلام

شاعر اہلبیتؑ سید اشتیاق حسین رضوی ساحرؔ فیض آبادی (کراچی)

انقلاب دہر کا انداز کیا انداز ہے
ہر زمانے کا نیا رخ ہے نیا انداز ہے

نائب مامون عباسی ہو اور حق کا ولی
اس ولی عہدی کا بھی سب سے جدا انداز ہے

اے امام موسیٰ کاظم کے چاند اے مہر دیں
جلوہ گستر مشہد دل پر ترا انداز ہے

اک نظر میں دیکھنے والے جسے پہچان لیں
مصحف ناطق کا وہ منہ بولتا انداز ہے

از محمدؐ مصطفی تا قائم آل عباؑ
اول و آخر سبھی کا ایک سا انداز ہے

وہ علیؑ ابن محمدؐ ابن جعفرؑ آگیا
زندگی کا جس کی تسلیم و رضا انداز ہے

آٹھواں رخ ہے رسول اللہ کی تصویر کا
ہیں وہی تیور وہی نام خدا انداز ہے

جب دیا سائل کو منہ مانگا دیا چھپ کر دیا
ہاشمی غیرت کا جیتا جاگتا انداز ہے

اللہ اللہ رفعت شان امام انس و جاں
عرش کہتے ہیں جسے وہ فرش پا انداز ہے

ہم ہیں ساحرؔ اپنے آقا کے غلاموں کے غلام
ناز کے قابل ہمارے ناز کا انداز ہے